سوال

ایک لڑکی کے بھائی نے اسے اس بات پر راضی کرلیا کہ اسے طلاق دے دی گئی ہے، لیکن عملی طور پر طلاق نہیں ہوئی ہے۔ لڑکی اپنے شوہر کی بات نہیں سن رہی تھی اور اپنے بھائی کی ہر بات پر یقین رکھتی تھی۔ اس جعلی طلاق اور اس کے بھائی کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟

جواب

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اسلام نے طلاق دینے کا اختیار خاوند کو دیا ہے۔ بعض حالتوں میں عدالت کے ذریعے بھی علیحدگی ہوسکتی ہے۔

لیکن خاوند کے علاوہ لڑکی کے بھائی یا کسی اور شخص کے پاس یہ حق نہیں ہے کہ وہ میاں بیوی میں جدائی کروادے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ (البقرة: 229)

یہ طلاق (رجعی) دوبار ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

مزید فرمایا:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ (النساء: 34)

مرد عورتوں پر نگران ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ان کے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی ہے۔

جب مرد عورتوں پر نگران ہیں تو شریعت نے طلاق کا اختیار بھی مرد کو ہی دیا ہے۔

اس لئے اگر خاوند نے طلاق نہیں دی، تو بھائی کے اپنی بہن (بیوی) کو قائل کرلینے سے طلاق واقع نہیں ہوگی اور وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح میں ہی رہے گی جب تک وہ خود اسے طلاق نہ دے دے۔

بیوی کے بھائی نے اپنی بہن سے جھوٹ بولا، اسے بہکایا اور شوہر کے خلاف بدظن کیا، یہ تمام کبیرہ گناہ اور شیطانی اعمال ہیں، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ. (سنن أبي داود، الطلاق: 2175)(صحيح)

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف ابھارا۔

اسی طرح سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ: نِعْمَ أَنْتَ. (صحيح مسلم، صفة القيامة والجنة والنار: 2813)

ابلیس اپنا تخت پانی پر لگاتا ہے، پھر اپنے لشکر روانہ کرتا ہے، ابلیس کا قریبی ترین وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فسادی ہو، کوئی آکر رپورٹ دیتا ہے کہ میں نے آج فلاں فلاں کام کیا ہے، تو ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ان میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں فلاں شخص کو طرح طرح سے ورغلاتا رہا حتی کہ میں نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابلیس اسے اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے ہاں! تو نے (قابل ذکر) کام کیا ہے۔

اس لیے بیوی کے بھائی پر لازم ہے کہ وہ اپنے کیے ہوئے گناہ پر سچی توبہ کرے، اپنے کیے پر نادم ہو اور آئندہ ایسا کام نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے، اس پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ حق تلفی اور الزام تراشی کرنے پر اپنے بہنوئی سے معافی مانگے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ
02. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ
03. فضیلۃ الشیخ عبدالحلیم بلال حفظہ اللہ
04. فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ